106044 ـ سودی كاروبار كرنے والے سے شادی كرنا

سوال

میرے لیے ایك سودی كاروبار كرنے والے شخص كا رشتہ آیا ہے كیا میں اس سے شادی كرنا قبول كر لوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سود كبیرہ گناہ ہے، اور یہ ایسا گناہ ہے جس كی حرمت كسی مسلمان پر مخفی نہیں، لیكن دنیاوی طمع و لالچ اور زیادہ مال كا حصول ہی لوگوں كو اس گناہ میں ان نافرمانوں كو لگائے ہوئے ہے، جس كی بنا پر وہ اللہ كی ناراضگی و غضب كا شكار بھی ہو رہے ہیں اور اس كے باعث سزا كے بھی مستحق ٹھر رہے ہیں.

سود لینے اور دینے والا دونوں ہی لعنتی ہیں، اور ان دونوں كو برابر كا گناہ حاصل ہوتا ہے، سود خور وہ شخص ہے جو سود پر قرض دے یعنی مال دے كر زیادہ حاصل كرے، اور سود كھلانے والا وہ ہے جو سود پر قرض لیتا ہے.

افسوس كے ساتھ كہنا پڑتا ہے كہ بہت سارے لوگ اس گناہ میں پڑے ہوئے ہیں، اور اس سے بھی زیادہ خطرناك بات یہ ہے كہ اس كی حرمت كو بہت ہی چھوٹا سمجھا جاتا ہے، آپ دیكھیں گے كہ لوگ ایك دوسرے سے سوال كرتے پھرتے ہیں كہ وہ اپنا مال كہاں ركھتے ہیں ؟ اور تم اس پر كتنا فائدہ لے رہے ہو! اور جھگڑا ہوتا ہے كہ كونسا بینك اچھا ہے اس پر بحثیں ہوتی ہیں، اور سب سے اچھی اور بہتر كونسی ہے.

اور اگر یہ لوگ اپنی حالت كے متعلق سوچیں اور اپنی كلام كی حقیقت كو پہچانیں تو انہیں علم ہو جائے كہ وہ تو ایسا كام كر رہے ہیں جو سود سے بھی زیادہ گناہ كا باعث ہے اور وہ اس كو كم سمجھنا، اللہ ہی مدد كرنے والا ہے.

دوم:

جس شخص كا آپ كے لیے رشتہ آیا ہے اس كے متعلق گزارش ہے كہ:

اگر تو اس کی حالت مختلف ہونے کی بنا پر اس کا معاملہ مختلف ہو سکتا ہے، کیا اس کا یہ سودی کاروبار شادی کے بعد بھی جاری رہے گا، یا کہ وہ نادم ہے اور اس سے توبہ کر لیگا ؟

اگر تو پہلی حالت ہے تو ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس کو بطور خاوند قبول مت کریں، کیونکہ وہ اپنے کبیرہ گناہ پر مصر ہے.

اور اگر اس کی دوسری حالت ہے تو پھر اسے بطور خاوند قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ اس کی سچی توبہ کرنے میں اس کی معاونت و مدد کرنی واجب ہے تا کہ وہ اس سودی قرض سے چھٹکارا حاصل کر سکے، یا پھر اس سے چھٹکارا حاصل کرلے جس کے نتیجہ میں زیادہ سود دینا پڑیگا.

ہماری نصیحت ہے کہ آپ ایسے شخص کو قبول مت کریں جو سودی کاروبار کرتا ہے حتی کہ جب تك وہ اپنے اس حرام عمل سے توبہ کا اعلان نہیں کرتا.

نیک و صالح خاوند کی صفات دیکھنے کے لیے آپ درج ذیل دو سوالات کے جوابات کا مطالعہ کریں:

سوال نمبر (8412) اور (5202).

واللہ اعلم.